اُنیسواں باب

جزاو سزا کے قانون پر آفاق اور تاریخ سے دلائل

جزاو سزا کے قانون کی آفاق سے دلیلیں اور جانی پہچانی تاریخ سے سبق

۱۳۵	آخرت میں کام یاب انسان
۱۳۵	آفاق و انفس کی نشانیاں یومِ جزا کی شہادت دیتی ہیں
۱۳۵	ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ، آخرت کی نشانیاں تاریخ میں بھی ہیں
۱۳۶	بحرِ مردار کے کنارے ہم جنس پرست مجرمین کی بستی پر پتھروں کی بارش
۱۳۷	ماضی میں واقع ہونے والی جاہلیت اور اسلام کی کش مکش
۱۳۷	دعوتِ توحید: وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ
۱۳۸	موجودہ اور گزرے ہوئے ادوار میں کفار ایک ہی سرشت ہے
۱۳۸	مکہ کے منکرین کے لیے ویسا ہی عذاب تیار ہے جیسا پہلی قوموں کو مل چکا ہے

اُنیسواں باب

جزاو سزا کے قانون پر آفاق اور تاریخ سے دلائل

پچھلی مرتبہ جبریلؑ سورۃ ق لے کر آئے تھے جو سابقہ باب میں آپ نے ملاحظہ کی، سورۃ ق میں قیامت پر استدلال کے ساتھ اُس کے مناظر اور پھر مسلمانوں کو صبر اور نماز کی تلقین کی گئی تھی، اس مرتبہ پھر روح الامین جو آیات لے کر آئے ہیں اُن کا محوری پیغام تو انذارِ آخرت ہی ہے مگر یہاں ذرا کچھ دوسرے پہلو زیرِ بحث لائے گئے ہیں اور قریش کی جانی پہچانی تاریخ سے بھی کفار مکہ کو فہمائش کی گئی ہے۔ سورۃ کے اس تعارف کے بعد ہم اس کا مفہوم ضروری مقامات پر ذیلی عنوانات کے ساتھ توضیحاتِ مزید کے بغیر پیش کر رہے ہیں۔

۴۴: سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت [۵۱— ۲۲: قَالَ فَمَا خَطۡبُکُمۡ]

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾

روزِ جزا کا وعدہ تو پورا ہو کر رہے گا۔ جہاں آخرت کے انکاری سیکولر دانش ور قیامت کے بارے میں فتنہ پروری کے سبب آگ پر بھونے جائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ غبار اڑاتی ہوائیں جو پھر پانی سے لدے بادل اٹھا لیتی اور پھر بوجھ کے سبب آہستہ چلتی ہیں، پھر بارش جیسے بڑے کام کی تقسیم کرنے والی ہیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ تمھیں جس آخرت کا خوف دلایا جا رہا ہے وہ برحق ہے اور اعمال کی جزا کا معاملہ تو ضرور پیش آکر رہنا ہے۔ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ متفرق دھاریوں والا آسمان شاہد ہے کہ آخرت کے بارے میں اس کے انکاری مختلف الخیال ہیں۔ آخرت کی بات سے وہی بھاگتا اور چڑتا ہے جس کی عقل الٹ گئی ہو۔ مارے گئے جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش، قیاس و گمان سے آخرت کے بارے میں فلسفے بگھارنے والے۔ ذرا دیکھو کہ پوچھتے ہیں آخر وہ روزِ حساب کب آئے گا؟ وہ اُس روز آئے گا جس روز یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔ اِن سے کہا جائے گا چکھو مزا قیامت کے بارے میں ذرا

اپنی فتنہ پروری کا، یہ وہی چیز ہے ناجس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے! [مفہوم آیات ۱-۱۶]

آخرت میں کام یاب انسان

رب کے حضور راتوں کو آہ وزاری اور صبح دم معافیاں مانگنے والے سائلوں اور ناداروں کو اپنے مال میں شریک رکھنے والے!

جہنم میں پڑے یومِ جزاو سزا کے انکاریوں کے مقابلے میں اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیزگاری کی زندگی گزارنے والے اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے، وہاں انھیں وہ سب کچھ ملے گا جوان کا رب انھیں دے گا اور جسے وہ خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ حیاتِ دنیا میں نیکوکار تھے، عبادت کی خاطر راتوں کو کم ہی سوتے تھے اور صبح دم رات کے اختتام پر اپنے رب سے معافیاں مانگتے تھے، اوران کی کمائی اور مالوں میں سائل اور محتاج کا حق تھا۔ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸ وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۝۱۹ .... [مفہوم آیات ۱۵-۱۹]

آفاق وانفس کی نشانیاں یومِ جزا کی شہادت دیتی ہیں

کیا تم دیکھتے نہیں کہ آخرت اور روزِ جزا کے لیے ہوااور بادلوں ہی میں نہیں بلکہ آسمان اور زمین میں ہر جا بہت سی نشانیاں ہیں، مگر یقین لانے والوں کے لیے۔ خود انسانی وجود اس پر شاہد ہے، کیا تم غور نہیں کرتے ہو؟ جس یومِ حساب کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے اُس کے لیے نشانیاں تو آسمان میں بھی ہیں جس کی جانب سے دھوپ اور پانی تمھارے رزق کا کفیل ہے۔ پس قسم ہے آسمان اور زمین کے مالک کی، یہ قیامت کی بات سچی ہے اور ایسی ہی یقینی ہے جیسا یقینی اس وقت تمھارا سر ہلا ہلا کر یہ باتیں چھانٹنا ہے! .... [مفہوم آیات ۲۰-۲۳]

ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ، آخرت کی نشانیاں تاریخ میں بھی ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝۲۴ اے نبیؐ، ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ بھی تم نے سنا؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو انھوں نے السلام علیکم کہا۔ ابراہیم نے بھی جواباً ان لوگوں پر سلام بھیجا اور دل میں سوچا کہ یہ تو کچھ اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ مہمان خانے میں انھیں بٹھایا اور

پھر نظر بچا کر (شریف اور فیاض میز بانوں کی طرح) اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور ایک موٹے تازہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لا کر مہمانوں کے آگے رکھا۔ جب انھوں نے کھانے کی طرف ہاتھ تک نہ بڑھایا تو ابراہیم نے کہا: آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ پھر اُس نے اپنے دل میں اُن سے اندیشے محسوس کیے۔ معزز مہمانوں نے کہا: اندیشے [۳۸] محسوس نہ کریں اور ابراہیم کو ایک ذی علم بیٹے کی پیدایش کی خوش خبری سنائی [۳۹]۔ جسے سن کر اس کی بیوی حیران ہو کر آگے بڑھی اور اپنا ماتھا پیٹا، کہنے لگی کہ کیا ایک بانجھ اور وہ بھی بوڑھی بچہ جنے گی کیا؟ انھوں نے کہا: تیرے رب نے یہی کچھ فرمایا ہے، وہ حکمت والا اور جاننے والا ہے۔... [مفہوم آیات ۲۴-۳۰]

بحرِ مردار کے کنارے ہم جنس پرست 40 مجرمین کی بستی پر پتھروں کی بارش

ابراہیمؑ نے فرشتوں سے کہا: اے جانے والو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: کہ ہم مجرموں کی ایک قوم (لوطی قوم) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ اس کو پکی ہوئی مٹی کے ایسے پتھروں سے ہلاک کر دیں جو آپ کے رب کی حدود سے گزر جانے والوں کے لیے نشان زد [۴۱] ہیں۔ پھر بستی میں جتنے مومن تھے ہم نے اُن سب کو نکال لیا اور افسوس وہاں ہم نے سوائے ایک گھر کے فرماں برداروں کا کوئی گھر نہیں پایا۔ اس کے بعد وہاں ہم نے کچھ نہ چھوڑا سوائے ایک برباد بستی کی نشانی [۴۲]، اُن لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہوں۔............................ [مفہوم آیات ۳۱-۳۷]

ماضی میں قریب کے علاقوں میں واقع ہونے والی جاہلیت اور اسلام کی کش مکش

۳۸ اُس وقت کی تہذیبی روایات کے مطابق دشمن کے گھر کھانا نہیں کھاتے تھے، اُن کے نہ کھانے نے انھیں دشمنی کے اندیشوں میں مبتلا کیا۔

۳۹ یہ اسحٰقؑ کی پیدایش کی بشارت تھی۔

۴۰ عام طور پر مسلمان معاشروں میں قوم لوط کے اس قبیح فعل کو لوطؑ سے منسوب کر کے ایسے لوگوں کو لوطی کہا جاتا ہے یہ نامناسب ہے کہ ایک برے فعل کے فاعل کو ایک نبی سے منسوب کیا جائے، بہتر یہ ہے کہ انھیں ہم جنس پرست (homosexual) کہیں۔

۴۱ یہ پتھر نشان زدہ Labelled تھے یعنی ہر پتھر ایک نامراد فاسق فاجر کے نام تھا کہ جس کے سر کو پھوڑنا اور ہلاک کرنا اُس پتھر کے ذمہ تھا۔

۴۲ قوم لوط کی بستیاں سدوم اور عمورہ سمندر کے کنارے آباد تھیں۔ جواب بحیرہ مردار کہلاتا ہے، بحیرہ مردار کی تہہ میں ان شہروں کے کھنڈرات کو دریافت کر لیا گیا ہے۔ یہاں نشانی سے مراد یہی کھنڈرات ہیں۔

اور تمھارے لیے موسیٰؑ کی سر گزشت میں بھی نشانی ہے۔ جب ہم نے اُسے واضح نشانیوں (غیر معمولی معجزات جو موسیٰ کو دیے گئے) کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا تو فرعون اپنی طاقت و سلطنت کے بل بوتے پر اکڑ گیا اور بولا کہ تو یا تو جادو گر ہے یا پاگل دیوانہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر کار ہم نے اُسے اور اُس کی فوج کو پکڑا اور سب کو سمندر میں غرق کر دیا اور وہ مرتے دَم شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

اور عاد کی تاریخ میں بھی نشانی ہے، جب کہ ہم نے ان پر ایک ایسی بادِ خشک بھیج دی کہ جس چیز کو لگتی اُسے بوسیدہ اور ریزہ ریزہ کر کے چھوڑتی چلی گئی۔

اسی طرح ثمود کی سر گزشت میں، جب اُن کو نشانی دکھانے کے بعد کہا گیا تھا کہ تھوڑی مدت کے لیے اور مزے کر لو مگر اس تنبیہ کے باوجود انھوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ آخر کار آن پکڑا ایک کڑک دار آواز کے عذاب نے اور پھر وہ بس دیکھتے رہ گئے، اُن میں کھڑے ہونے تک کی سکت نہ تھی اور نہ ہی وہ اپنا بچاؤ کر سکے۔ اور ان اقوام سے پہلے ہم نے نوحؑ کی قوم کو ہلاک کیا تھا کیوں کہ وہ لوگ بھی نافرمان تھے۔.. [مفہوم آیات ۳۸-۴۶]

اس کائنات کو ہم نے بنایا، ہر چیز کے جوڑے بنائے، اس دنیا کا جوڑا آخرت ہے، پس اللہ سے ڈرو اور جھوٹے معبودوں [خود ساختہ داتا، دست گیر اور مشکل کشا] کو اُس کے ساتھ شریک نہ کرو

دعوتِ توحید: وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

پھر کیا مشکل ہے کہ ہم انھیں دوبارہ اُٹھا کھڑا کریں؟ تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمان کو ہم نے اپنی قدرت اور طاقت سے بنایا ہے اور ہم بڑی ہی وسعت رکھتے ہیں۔ زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور کیا ہی خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے ہیں تاکہ تم اس سے آخرت کے وقوع پر کوئی نشانی حاصل کرو۔ اس لیے دوڑو اور بھاگو اللہ کی جانب۔ لوگو! میں تمھارے لیے اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اُس کے حقوق وصفات میں اُس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود شریک نہ کرو قیامت کا مرحلہ آئے گا تو اِن میں سے کوئی تمھارے کام نہ آئے گا، وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ میں اس حقیقت کے بارے میں تمھارے لیے اس کی طرف سے ایک واضح ڈرانے والا ہوں۔... [مفہوم آیات ۴۷-۵۱]

موجودہ اور گزرے ہوئے ادوار میں کفار ایک ہی سرشت کے سرکش لوگ ہیں

[اے نبی ﷺ تمھارے ساتھ کوئی نئی بات نہیں، تم مطمئن رہو] ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے، پہلے گزری قوموں کے پاس جب بھی کوئی رسول آیا تو انھوں نے یہی کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا انھوں نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے کوئی وصیت چھوڑی تھی کہ ایسا کہنا؟ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب موجودہ اور گزرے ہوئے ایک ہی سرشت کے سرکش لوگ ہیں۔ پس اے نبیؐ، ان کے اس رویے سے اعراض کرو، اب تم پر کچھ ملامت نہیں۔ البتہ نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ نصیحت اہلِ ایمان کے لیے فایدہ مند ہوتی ہے۔ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ........ [مفہوم آیات ۵۲-۵۵]

مکہ کے انکاری مشرکین کے لیے ویسا ہی عذاب تیار ہے جیسا کہ پہلی قوموں کو مل چکا ہے

ان سرکشوں کو اب ان کے حال پر چھوڑ دو۔ جنوں اور انسانوں کو میں نے کسی اور مقصد کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے اور ان سے تقاضا بھی یہی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ نہ میں ان سے کسی رزق کا طلب گار ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رزق دینے اور بڑی قوت والا زبردست ہے۔ انھیں کچھ مہلت دو اس لیے کہ ان ظالم مشرکوں کے حصہ کا بھی ویسا ہی عذاب تیار ہے۔ جیسا ان کے ہم مشربوں کو ماضی میں مل چکا ہے، پس اِس کے لیے یہ لوگ جلدی نہ مچائیں۔ آخرکار اس دعوت کے انکاریوں کو بربادی کے جس عذاب کی دھمکی دی جا رہی ہے، وہ پوری ہو کر رہنی ہے۔ [مفہوم آیات ۵۶-۶۰]

☆☆☆☆☆